

ماہ رمضان اور گھر

مسلمان پر اللہ تعالیٰ کی نعمت اور عظیم احسان ہے کہ اسے رمضان المبارک کے روزوں تک پہنچائے اور اس میں قیام کرنے کر توفیق اور مدد فرمائے ، اس ماہ مبارک میں نیکیاں بڑھتی اور درجات بلند ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جہنم سے آزادی دیتے ہیں، لہذا مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ اس ماہ مبارک کو موقع غنیمت جانے اس لیے کہ اس میں اس کے لیے بھلائی اور خیر ہی خیر ہے، اور اسے اپنی عمر کی چند گھڑیوں کے اطاعت و فرمانبرداری میں بسر کرنے کے لیے جلدی اور تیزی سے کام لینا چاہیے، دیکھیں کتنے ہی لوگ ہیں جو کسی بیماری یا پھر موت یا گمراہی کی بنا پر اس ماہ مبارک کو پانے سے محروم کر دیے جاتے ہیں۔

جس طرح مسلمان شخص کو اپنی عمر کی گھڑیوں کے ساتھ اس ماہ مبارک کے بابرکت اوقات سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے اسے موقع اور فرصت جانتے ہوئے اس کی برکتیں سمیٹنے میں جلدی کرتا ہے اسی طرح اس پر یہ بھی لازم اور ضروری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی بہتر دیکھ بھال اور تربیت کرے اور اسے نیکی و بھلائی کے کاموں پر ابھارے اور اس کی عادت ڈالے اس لیے کہ بچہ اسی چیز پر پرورش پاتا ہے جس کی عادت اس کے والدینے ڈالی ہوگی :

ایک عرب شاعر کہتا ہے :

ہم میں نوجوان اسی پر پرورش پاتے ہیں جس چیز کی عادت اس کے والد نے اسے ڈالی ہوتی ہے۔

لہذا ان بابرکت ایام میں والدین کو چاہیے کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور اسے موقع غنیمت جانتے ہوئے بچوں کی تربیت کریں، اس سلسلے میں والدین کو ہم مندرجہ ذیل نصیحت کرتے ہیں:

1 - اولاد کے روزے کا خیال رکھا جائے اور ان میں سے جو کوئی بھی روزہ رکھنے کا حق ادا نہیں کرتا اسے روزہ رکھنے کی ترغیب دلائی جائے۔

2 - بچوں کو روزے کی حقیقت یاد دلائی جائے اور انہیں یہ بتایا جائے کہ روزہ صرف کھانا پینا ترک کرنے کا ہی نام نہیں بلکہ یہ تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرنے کا ذریعہ ہے، اور گناہوں کی بخشش اور غلطیوں کا کفارہ بنتا ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور فرمایا:

(آمین ، آمین ، آمین ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا اے اللہ تعالیٰ کہ رسول صلی اللہ علیہ آپ پہلے تو ایسا نہیں کیا کرتے تھے؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھے جبریل علیہ السلام نے کہا : اللہ تعالیٰ اس شخص کا ناک خاک آلودہ کرے کہ رمضان المبارک شروع ہوا اور وہ بخشا نہ گیا، تو میں نے آمین کہا، پھر انہوں نے کہا: اس شخص کا ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پالیا اور جنت میں نہ جاسکا تو میں آمین کہا، پھر جبریل علیہ السلام کہنے لگے: اس شخص کا

ناك خاك ميں ملے جس كے پاس آپ كا ذكر هو اور وه آپ پر درود نه پڑھے تو ميں آمين كھا) صحيح ابن خزيمة حديث نمبر (1888) يه الفاظ ابن خزيمة كے ہيں جامع ترمذي حديث نمبر (3545) مسند احمد حديث نمبر (7444) صحيح ابن حبان حديث نمبر (908) ديكھيں صحيح الجامع حديث نمبر (3510) .

3 - اولاد كو كھانے پينے كے آداب اور احكام كي تعليم دے، كھانا دائيں ہاتھ اور اپنوں آگے سے كھائے، اور اس كے ساتھ ساتھ اولاد كو اسراف اور فضول خرچي كي حرمت اور اس كے جسماني نقصانات سے بھي آگاہ كرے۔

4 - افطاري كرنے ميں زيادہ وقت صرف كرنے سے منع كرے تاكه ان كي نماز مغرب جماعت سے نه رہے بلكه باجماعت نماز ادا كريں۔

5 - اولاد كو ان فقراء و مساكين اور ايسے لوگوں كي ياد دہاني كروائے جن كے پاس كھانے پينے اور اپني بھوك كي آگ مٹانے كے ليے ايك لقمہ تك نہيں، اور انہيں مہاجرین اور اللہ تعاليٰ كے راستے ميں جہاد كرنے والے مجاہدين كے حالات بھي ياد دلائے جائیں۔

6 - ان اجتماعات ميں اقربا ورستہ داروں كے اكلٹا ہونا مناسب ہے، بعض ممالك ميں ابھي تك يہ عادت موجود ہے، جو كه قطع تعلقي كو ختم كرنے اور صلح كے ليے بہترين موقع اور مناسب ہے۔

7 - كھانے پينے كي اشياء تيار كرنے ميں والدہ كا تعاون كرنا، اور اسي طرح كھانے كے بعد برتن اور دسترخوان اٹھانے اور بچا ہوا كھانا سنبھالنے ميں بھي والدہ كي مدد كرنا۔

8 - اولاد كو قيام الليل كرنے كي ياد دہاني كرواني اور اس كي تياري كے ليے كھانے ميں كمّي اور قيام الليل مسجد ميں ادا كرنے كے ليے وقت سے پہلے تياري كرنی۔

9 - اور سحري كي مناسبت سے والدین كو چاہيے كه وه اولاد كو سحري كرنے كي بركت كي طرف توجہ دلائیں كه سحري كرنے سے روزہ ركھنے كے ليے انسان ميں قوت پيدا ہوتی .

10 - انہيں نماز فجر سے قبل اتنا وقت دينا كه ان ميں سے جس نے وتر ادا نہيں كيے وه وتر ادا كرلے اور جس نے رات كے آخري حصہ تك قيام الليل مؤخر كيا ہے وه قيام الليل كرلے اور ہر كوئي اپنوں رب سے من پسند دعا مانگے۔

11 - اولاد ميں سے جن پر نماز فرض ہے انہيں وقت مقررہ پر مسجد ميں نماز ادا كرنے كا اہتمام كرنا، ہم نے بہت سے لوگوں كو ديكھا ہے كه وه سحري كے ليے رات كے آخري حصہ ميں اٹھتے ہيں اور پھر بغير نماز ادا كيے ہی بستروں پر دراز ہو جاتے ہيں۔

12 - آخري عشرہ ميں نبی كريم صلي اللہ عليہ وسلم كا طريقہ تھا كه "خود رات بيداري كرتے اور اپنوں گھر والوں كو بھي بيدار كرتے تھے" اس ميں يہ دليل پائي جاتي ہے كه اهل كنبہ كو اس بابرکت موقع سے فائدہ اٹھانا چاہيے اور اسے موقع غنيمت سمجھتے ہوئے ايسے اعمال كريں جس سے اللہ تعاليٰ راضي ہوتا ہے، لہذا خاوند كو چاہيے كه وه اپني بيوي اور اولاد كو بيدار كرے تاكه وه بھي قيام كر كے اللہ عزوجل كا قرب و رضا حاصل كر سكيں۔

13 - ہوسكتا ہے گھر ميں چھوٹی عمر كے بچے بھي ہوں جنہيں يہ ضرورت ہو كه انہيں بھي روزہ ركھنے كا

شوق دلایا جائے لہذا والد انہیں سحری کرنے کی ترغیب دلائے اور ان کی تعریف اور انہیں انعام وغیرہ دے کر روزہ رکھنے کا شوق پیدا کرے کہ جو بھی پورا یا نصف مہینہ روزے رکھے گا اسے انعام دیا جائے گا اور اسی طرح انہیں ترغیب دے۔

ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ وسلم نے عاشورہ کی صبح انصار کی بستیوں کی جانب یہ پیغام بھیجا کہ: جس نے بھی صبح روزہ نہیں رکھا وہ باقی دن مکمل کرے (یعنی کچھ نہ کھائے پیے) اور جس نے صبح روزہ رکھا ہے وہ روزہ رکھے، وہ کہتی ہیں کہ: ہم اس کے بعد روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے [اور انہیں مسجدوں میں لے جاتے تھے]، اور ان کے لیے روٹی کے کھلونے بنا کر رکھتے ان میں سے جب کوئی بچہ کھانے کے لیے روتا تو ہم وہ کھلونا اسے دیتے یہاں تک کہ افطاری کا وقت ہوجاتا۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1859) صحیح مسلم (1136) بریکٹ کے درمیان الفاظ مسلم میں زیادہ ہیں۔

العہن روٹی کو کہتے ہیں۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ:

اس حدیث میں بچوں کو اطاعت کی مشق اور انہیں عبادات کی عادت ڈالنے کی دلیل پائی جاتی ہے، لیکن وہ مکلف نہیں، قاضی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ: عروہ سے مروی ہے کہ: جب بھی بچے روزہ رکھنے کی طاقت رکھیں ان پر روزہ واجب ہوجائے گا، لیکن یہ صحیح نہیں غلط اور صحیح حدیث کی بنا پر مردود ہے حدیث میں ہے کہ: "تین اشخاص مرفوع القلم ہیں، بچے کو احتلام ہونے تک، اور ایک روایت میں ہے بالغ ہونے تک"، واللہ اعلم۔ دیکھیں شرح مسلم للنووی (8/14)۔

14 - اگر والدین بچوں سمیت رمضان المبارک میں عمرہ پر جاسکیں تو یہ ان کے اور کنبہ کے لیے بہتر اور اچھا ہے، کیونکہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کے اجر و ثواب کے برابر ہے، اور افضل یہ ہے کہ رمضان المبارک کے شروع میں جایا جائے تاکہ رش سے بچ سکیں۔

15 - خاوند کو چاہیے کہ وہ بیوی کو کھانے پکانے اور مٹھائی وغیرہ تیار کرنے میں ایسا کام نہ کہے جس کی وہ طاقت نہ رکھتی ہو اس لیے کہ بہت سے لوگ ماہ رمضان کو انواع و اقسام کے کھانے پینے اور اسراف کا مہینہ بنا لیتے ہیں جس کی بنا پر اس ماہ کا تقدس اور مقصد ہی فوت ہوجاتا ہے اور روزے دار اس کی حکمت تک بھی نہیں پہنچ پاتے، وہ حکمت تقویٰ و پرہیزگاری کا حصول ہے۔

16 - ماہ رمضان المبارک ماہ قرآن ہے، لہذا ہم یہ نصیحت کرتے ہیں کہ ہر گھر میں قرآن مجید تلاوت کرنے کی مجلس قائم کی جائے اور والد کو چاہیے کہ وہ اپنے اہل و عیال کو قرآن مجید تلاوت کرنے کی تعلیم دے اور انہیں اس کا ترجمہ اور معانی بتائے، اور اسی طرح گھر میں روزوں کے احکام اور آداب کے متعلق کتاب پڑھنے کے لیے بھی وقت مقرر کیا جائے، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت سے علماء کرام اور دینی طالب علموں نے رمضان کی مجالس میں کتابیں تالیف کر دی ہیں، اور اس میں تیس مجلس یعنی تیس درس ہیں جن میں سے ہر دن ایک موضوع پڑھا جائے تو سب کے لیے بہت زیادہ نفع اور خیر حاصل ہو سکتی ہے۔

17 - بچوں کو اللہ تعالیٰ کے راہ میں خرچ کرنے پڑوسیوں اور محتاجوں کے حالات معلوم کرنے کی ترغیب

دلائلے۔

ابن عباس رضي الله تعالى عنه بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلي الله عليه وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے، اور رمضان المبارک میں جب جبریل امین علیہ السلام آپ سے ملتے تو اس وقت اور بھی زیادہ سخی ہوتے، اور جبریل علیہ السلام رمضان المبارک کی ہر رات نبی کریم صلي الله عليه وسلم سے ملکر قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے، تو رسول کریم صلي الله عليه وسلم بھلائی اور خیر میں تند و تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (6) صحیح مسلم حدیث نمبر (2308)۔

18 - والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے اہل و عیال اور بچوں کو بلافائدہ رات جاگ کر بسر کرنے سے منع کریں جس میں نہ تو کوئی فائدہ ہو اور پھر وقت بھی ضائع ہوتا ہو، چہ جائیکہ حرام کاموں میں لگ کر رات کو بیدار رہنا، اس لیے کہ اس ماہ مبارک میں انسان نما شیطان اپنے پنجروں سے باہر نکل آتے ہیں تاکہ روزہ داروں کو رمضان المبارک کی راتوں اور دنوں میں شروفساد اور فسق و فجور کی طرف لگا سکیں۔

19 - آخرت میں جنت کے اندر خاندان کا اکٹھا ہونا یاد کریں اس لیے کہ سب سے عظیم اور بڑی سعادت یہ ہے کہ وہاں عرش کے سائے تلے ملاقات ہو، اور دنیا میں یہ سب محفلیں اور علم کی مجالس اور اطاعت و فرمانبرداری پر اکٹھے ہونا روزے رکھنا اور نماز ادائیگی یہ سب کچھ اس سعادت کے حصول کا ذریعہ اور اس کی راہ ہیں۔